غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری میں موجود روایات طلاق کا تجزیاتی مطالعہ

An Analitical Study of Narrations RegardingTalaq in Ghuniatul Qari Sharah Sahih Albukhari

* عالم شاد
**ڈاکٹر اشفاق علی

Abstract

"Ghuniatul Qari Sharah Sahih al-Bukhari." Is one the famous and unique explanatory notes of Sahi Bukhari, which carries different chapters including "Kitabul Talaq" that explains the nature and typology of divorce (Talaq) in Islam. This section addresses various aspects of divorce, along with its procedures, conditions, and rulings according to Islamic law. It interprets narrations from the Prophet Muhammad and his companions, offering guidance and insights into the proper conduct and implications of divorce within the Islamic framework. In today's context, it is crucial to understand these laws, especially as elaborated in this particular paper.

Keywords: Ghuniatul Qari Sharah Sahih Albukhari, Narrrations Regarding Talaq(Kitabuttalaaq)

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور
**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

طلاق کا لغوی معنی

و الطلاق في الاصل رفع القيد مطلقًا ماخوذ من اطلاق البعير و هو ارساله من عقاله۔[1]

لغت کے اعتبار سے طلاق مطلق قید دور کرنے کا نام ہے۔ یہ عربی مقول "اطلاق البعیر" سے مأخوذ ہے۔ اس کا معنی ہے اونٹ کو اپنی رسی سے آزاد کرانا۔

اصطلاحی تعریف

و في الشرع رفع القيد الثابت بالنكاح و هو اسم للتطليق كالسلام اسم للتسليم۔[2]

شریعت کی اصطلاح میں طلاق اس قید کو دور کرنے کا نام ہے جو نکاح کے ذریعے سے ثابت کیا گیا ہو۔ نیز طلاق نام ہے تطلیق کا، جس طرح سلام، تسلیم کا نام ہے۔

طلاق کے عمومی اقسام (سنی و بدعی)

و طلاق السنة اي الطلاق السني ان يطلقها من غير جماعٍ و يشهد شاهدين اي ان يطلقها حالة طهرها عن الحيض و لا تكون موطوءة في ذلك الطهر و ان يشهد شاهدين على الطلاق فمن طلقها في الحيض او في طهر جامعها فيه او لم يشهد يكون الطلاق بدعيًا۔[3]

اور سنت طلاق یہ ہے کہ عورت کو ایسی طہر میں طلاق دے دیں کہ جس میں اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی گئی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کر دیں۔ "وَطَلاقُ السُّنَّةِ" اور سنی طلاق یہ ہے کہ بیوی کو ایسی طہر میں طلاق دے جو ہمبستری سے خالی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کر دیں۔ یعنی کہ بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دے دو کہ وہ حیض سے پاک ہو اور اس طہر میں اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی گئی ہو۔ پس جس شخص نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی یا ایسی طہر کی حالت میں کہ جس میں اس کے ساتھ ہمبستری کی گئی ہو اور یا گواہ مقرر نہ کئے گئے ہو تو ایسی طلاق طلاقِ بدعی کہلاتا ہے۔

احنافؒ کے نزدیک طلاق کی اقسام

غنیۃ القاری میں طلاق کا حکم باعتبار سنت و بدعت ذکر کرتے ہوئے شیخ عبد الخالق لکھتے ہیں:

و الطلاق عند الحنفية على ثلاثة انواع احسن و حسن و بدعي فالاحسن ان يطلقها و هي مدخول بها تطليقة واحدة في طهر لم يجامعها فيه و يتركها حتى تنقضي عدتها و الحسن و هو طلاق السنة و هو ان يطلق المدخول بها ثلاثًا في ثلاثةاطهار و البدعي ان يطلقها ثلاثًا بكلمة واحدة او ثلاثًا في طهرٍ واحدٍ4 فكان الزوج عاصيًا۔[5]

علمائے احناف کے نزدیک طلاق کی تین قسمیں ہیں۔(ا)احسن (2) حسن (3) بدعی۔

1: طلاقِ احسن یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق ایسی طہر میں دے دیں جس میں اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی گئی ہو اور عورت کو اس حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔

2: طلاقِ حسن یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں تین مختلف طہروں میں دے دیں۔ یہ طلاق طلاقِ سنی کہلاتا ہے۔

3: طلاقِ بدعی یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق اکھٹے ایک ساتھ دے دیں اور یا تین طلاق ایک ہی طہر میں دے دیں۔ پس اس صورت میں یہ آدمی گنہگار ہو گا اور اس کی طلاق واقع ہو گی۔

شارحؒ کا ترجمۃ الباب کے لئے وضاحتی منہج

اللہ تعالیٰ کے قول "بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا العِدَّةَ"[6] **کو امام بخاریؒ کی کتاب "الصحیح البخاری" سے نقل کیا ہے جس کی شرح میں صاحب غنیۃ القاری شیخ عبدالخالق لکھتے ہیں:**

اللام للاستقبال كما في قولهم تاهب للشتاء اي مستقبلًا له و كما في قولهم لثلاث بقين من الشهر اي مستقبلات لثلاث بقين منه و الخطاب في الآية اما لرسول الله صلى الله عليه و سلم و صيغة الجمع للتعظيم۔[7]

اور لفظ "لِعِدَّتِهِنَّ" میں لام استقبال کے لیے ہے، جیساکہ بولا جاتا ہے: "تاهب للشتاء اي مستقبلًا له" موسم سرما کے لیے تیاری کرنے لگا اور جیساکہ بولا جاتا ہے "لثلاث بقين من الشهر" یعنی یہ عورتیں ان تین ایام کو توجہ کرنے والی ہیں جو اس ماہ میں باقی ہیں۔ پس آیت کریمہ میں خطاب یا تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ہے اور جمع کا صیغہ ان کے تعظیم کے لیے لایا ہے۔

شارحؒ صاحب غنیۃ القاری اس آیت کریمہ کے شان نزول میں شارح واحدیؒ کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال الواحدي[8] في سبب نزولها عن قتادة[9] عن انس[10] رضي الله تعالى عنها قال طلق النبي صلى الله عليه و سلم حفصة[11] فانزل الله تعالى هذه الآية و قيل له راجعها فانها صوامة قوامة و هي من احدى ازواجك و نسائك في الجنة و قيل نزلت في عبد الله بن عمر[12] طلق امراته حائضًا فامره رسول الله صلى الله عليه و سلم ان يراجعها ۔[13]

واحدیؒ نے اس آیت کریمہ کے شان نزول کے بارے میں فرمایا ہے۔ حضرت قتادہؓ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دے دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی۔اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ارشاد ہوا کہ اپنے اس بیوی کو رجوع کرو کیونکہ یہ بہت روزہ دار اور تہجد گزار عورت ہے۔ یہ آپ ﷺ کی بیویوں اور عورتوں میں سے جنت کی ایک بیوی ہوگی۔ کسی نے کہاہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔جب انہوں نے حالتِ حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے آپؓ سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو رجوع کرو۔

حالت حیض میں وقوع طلاق

امام بخاریؒ نے "بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلاَقِ" کے تحت حدیث ذکر کر کے اس رائے کی تردید کی ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق محسوب نہ ہوگی:

5252 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا» قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ؟[14]

علامہ انس بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر □ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے حالت حیض میں اپنی عورت کو طلاق دی تو ان کے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ اللہ کے نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چاہئے کہ اسے رجوع کرے۔ میں نے کہا یہ شمار ہوگا تو فرمایا اور کیا؟

اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالخالق الباجوڑیؒ صاحب غنیۃ القاری مختلف آراء کا ذکر کرنے کے ساتھ جمہور کی رائے کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

اي يقع ذلك الطلاق و عليه ائمة الفتوى من التابعين خلافًا للظاهرية و الخوارج و الرافضية قلت تحتسب قائله انس بن سيرين[15] لابن عمر رضي الله عنهما قال اي قال ابن عمر رضي الله عنه فمه اصله للاستفهام بمعنى فاي شيئ و المراد هنا الزجر و التوبيخ اي انزجر فانه لا شك في وقوع الطلاق او المعنى فما يكون ان لم تحتسب طلقة و هذا المعنى مناسب للاصل۔[16]

یعنی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور اس پر جمہور آئمہ کرام اور تابعینِ عظام کا فتویٰ ہے۔البتہ اصحابِ ظواہر، خوارج اور روافض اس کے مخالف ہیں۔اس کا قائل انس ابنِ سیرینؒ ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمرؓ سے کہا تو ابنِ عمرؓ نے فرمایا کہ "فمہ؟" یہ اصل میں استفہام کے لئے ہے جس کا معنیٰ ہے کیا چیز؟ اور یہاں پر اس لفظ سے مراد ڈانٹ ڈپٹ ہے۔ پس بے شک طلاق کے واقع ہونے میں کوئی شک باقی نہیں ہے۔اور اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ اور کیا

ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ اس کو طلاق نہیں مانتے لیکن یہ طلاق واقع ہوئی ہے۔اور یہ معنٰی اصل کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔

لفظ حرام سے وقوع طلاق

امام بخاریؒ نے ترجمہ "باب من قال لامراته انت عليَ حرام قال الحسن نيته" کو مبہم رکھ کر بہت سے مقاصد کی طرف اشارہ کیا ہے جس کی وضاحت صاحب غنیۃ القاری، شیخ عبدالخالقؒ اس طرح عینی کے حوالے سے کرتے ہیں:

و انما ابهم الترجمة اما لان ما ذكره في الباب يدل عليه بان المعتبر نيته فان نوى يمينًا فيمين و ان طلاقًا فطلاق و ان ظهارًا فظهار و هو قول ابن مسعود[17] و ابن عمر و النخعي و طاؤس و اما لانه مختلف فيه[18] ۔

مصنفؒ نے ترجمۃ الباب کو مبہم رکھا ہے یا تو اس لئے کہ جو باب میں مذکور ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ بے شک اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔پس اگر نیت وارادہ قسم کی ہے تو قسم ہوگی اور اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر ظہار کی نیت کی ہو تو ظہار ہوگا۔یہ عبداللہ ابنِ مسعودؓ، عبداللہ ابنِ عمرؓ، امام نخعیؒ اور امام طاؤسؒ کا قول ہے۔

اس کے بعد بخاری لکھتے ہیں:

وَقَالَ الحَسَنُ[19]: «نِيَّتُهُ»وَقَالَ أَهْلُ العِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلاَقِ وَالفِرَاقِ، وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، لِأَنَّهُ لاَ يُقَالُ لِطَعَامِ الحِلِّ حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ. وَقَالَ فِي الطَّلاَقِ ثَلاَثًا: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ "

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی نیت کا اعتبار ہوگی۔اہل علم کہتے ہیں کہ جس نے تین طلاق دی تو عورت اس پر حرام ہوئی۔پس انہوں نے اس کو طلاق اور جدائی کے ذریعے حرام کا نام دیا۔اور یہ اس طرح نہیں ہے جو اپنے اوپر طعام کو حرام کرتا ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا حالانکہ مطلقہ کو حرام کہا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالی نے تین طلاق کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔

شارح بخاری شیخ عبدالخالق باجوڑیؒ اس کی شرح میں شروحات بخاری کا نچوڑ اور خلاصہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و لما ابهم الترجمة بين الحكم بقوله قال الحسن نيته و بقوله و قال اهل العلم الخ و ايضًا اشار به الى الخلاف و ايضًا فيه رد على من لم يفرق بين المطلقة ثلاثًا و بين تحريم الطعام يعني قال اهل العلم ان

تحريم الحلال ليس على اطلاقه فان من طلق امراته ثلاثًا يحرم عليه20 و هذا معنى قوله فقد حرمت عليه فسموه اي اهل العلم حرامًا بالطلاق اي يقول الرجل طلقت امراتي و الفراق اي و بقوله فارقتك وليس هذا كالذي يحرم الطعام اي و ليس هذا الحكم المذكور في الطلاق ثلاثًا كالذي حرم الطعام اي كحكم الذي يحرم الطعام بان قال هذا الطعام عليَّ حرام لا آكله لا يحرم عليه۔[21]

جب ترجمۃ الباب کو مبہم چھوڑا تو حکم بیان کیا کہ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ اس کا اعتبار نیت پر موقوف ہو گا۔اور مصنفؒ کا یہ قول کہ "وقال اهل العلم "اس کے ذریعے اختلاف کی طرف اشارہ کیا۔اسی طرح اس میں رد ہے ان لوگوں پر جو فرق نہیں کرتے اس عورت کے بارے میں جن کو تین طلاق دی گئی ہو اور بعام کو حرام کہنے والوں میں۔یعنی علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حلال چیز کی حرمت اپنے اطلاق پر نہیں ہوتی۔پس جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔چنانچہ علماء کے قول کا مفہوم یہی ہے کہ وہ عورت اس شخص پر طلاق کی وجہ سے حرام ہو گئی۔یعنی گویا کہ یہ آدمی یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔"والفراق "یعنی شوہر کا یہ قول کہ میں تم سے جُدا ہو گیا۔"وليس هذا كاالذى يحرم الطعام"یعنی یہ مذکورہ حکم تین طلاقوں میں نہیں ہے"کاالذی حرم الطعام "اس شخص کے حکم لگانے کی طرح جو اپنے اوپر بعام کو حرام قرار دیتا ہے۔ان الفاظ کے ساتھ کہ یہ کھانا مجھ پر حرام ہے، میں اسے نہیں کھاؤں گا۔تو یہ اس پر حرام نہیں ہو گا۔

واستدل بقوله لانه لا يقال لطعام الحل حرام اضافة الطعام الى الحل من قبيل اضافة الموصوف الى صفته و يقال للمطلقة ثلاثًا حرام لانه تعالى قال في شان المطلقة ثلاثا[22] ﴿فان طلقها﴾[23] اي الثالثة ﴿فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجًا غيره﴾[24] فعدم الحلال حرام و قال في شان غير المطلقة ثلاثًا ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم﴾[25]فبين المسئلتين فرق۔[26]

اوراس قول کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ "لانه لا يقال لطعام الحل حرام" یہاں پر بعام کی حلال کی طرف نسبت موصوف کی اپنی صفت کے قبیل میں سے ہے۔اور جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہیں تو اس کو حرام کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے بارے میں جن کو تین طلاق دی گئی ہیں، فرمایا ہے "فان طلقها" تیسرا طلاق یعنی اگر تیسرا طلاق دے دی "فلا تحل له من بعد حتىٰ تنكح زوجا غيره "پس حلال کا معدوم ہونا حرام ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بھی فرمایا ہے جنہیں تین طلاق نہیں دی گئی ہے۔"ياايها الذين امنوا لا تحرموا طييبات ما احل الله لكم"پس دونوں مسائل کے درمیان فرق ہے۔

ایک ہی کلمہ سے طلاق ثلٰثہ کا حکم

بخاری نے "باب من اجاز طلاقَ الثلاث" کے عنوان کو بلا حکم رکھ کر اس مسئلے میں اختلاف علماء کو اشارہ کیا اس کی وضاحت کو صاحب غنیہ نے اس طرح پیش کیا:

"و في رواية باب من جوز الطلاق الثلاث و لم يبين حكمه لانه يعلم عن احاديث الباب و الآثار جوازه فيكون ردًا على من لم يجوزه او لانه مختلف فيه فذهب طاؤس[27] و محمد بن اسحاق و الحجاج بن ارطاة[28] و النخعي[29] و ابن مقاتل[30] و الظاهرية الى ان من طلق امراته ثلاثًا معًا لم يقع الا واحدة و احتجوا بما رواه مسلم من حديث طاؤس انَّ ابا الصهباء قال لابن عباس رضي الله عنه اتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه و سلم و ابي بكر و ثلاثًا من امارة عمر فقال ابن عباس نعم [31] و اخرجه الطحاوي[32] و ابو داود[33] و النسائي[34]۔[35]

ایک روایت میں ہے کہ "من جوزالطلاق الثلاث "یعنی جس نے تین طلاقوں کو جائز رکھا۔اور اس کا حکم اس لئے بیان نہیں کیا کہ اس کا جواز باب کے احادیث اور دیگر آثار سے معلوم ہوتا ہے۔پس جو لوگ اس کے جواز کے قائل نہیں ہیں تو یہ ان پر رد ہے۔اور یا اس لئے بیان نہیں کیا کہ اس میں آئمہ کرامؒ کا اختلاف ہیں۔پس امام طاؤسؒ، محمد ابن اسحاقؒ، حجاج بن ارطاةؒ، امام نخعیؒ اور اہلِ ظواہر کے نزدیک جس شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دیں دیئے تو یہ ایک ہی طلاق واقع ہو گی۔ان حضرات کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام مسلمؒ نے طاؤس سے نقل کی ہے۔کہ ابو الصہباء نے عبداللہ ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تین طلاقیں ایک ہی ہوا کرتی تھی۔تو ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ ہاں۔یہ روایت امام طحاویؒ، امام ابوداؤدؒ اور امام نسائیؒ نے بھی نقل کیا ہے۔

و ذهب بعضهم الى انه لا يقع شئ و ذهب جماهير العلماء من التابعين و من بعدهم كالاوزاعي و النخعي و الثوري و ابي حنيفة و اصحابه و مالك واصحابه و الشافعي[36] و اصحابه و احمد[37] و اصحابه و اسحاق و ابي ثور[38] و ابي عبيد [39] و آخرين الى ان من طلق امراته ثلاثًا وقعن كلهن لكنه اثم لانه خالف السنة و الكتاب۔[40]

بعض حضرات کے نزدیک کوئی چیز واقع نہیں ہوتی۔تابعین اور ان کے بعد میں سے جمہور آئمہ کرام کے نزدیک جیسے کہ امام اوزاعیؒ، امام نخعیؒ، امام ثوریؒ، امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ساتھی، امام مالکؒ اور ان کے ساتھی، امام احمدؒ اور ان کے ساتھی، امام شافعیؒ اور ان کے ساتھی، امام اسحٰق، امام ابو ثورؒ، امام ابو عبیدؒ اور دیگر حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیئے تو وہ سب واقع ہونگے۔لیکن قرآن وسنت کے مخالفت کی وجہ سے یہ شخص گناہ کا مرتکب ہو گا۔

حاصل بحث

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ نکاح ایک ایسا عمل ہے جو نسل انسانی کا پیش خیمہ ہے لیکن بعض اوقات ایسے مسائل اور واقعات سامنے آتے ہیں کہ رشتے کا قیام مشکل ہو جاتا ہے ایسی صورتحال میں مجبوراً رشتے کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے جس کے لئے شریعت نے ایسے اخلاقی اصول اور قواعد وضع کئے ہیں جس سے اسلامی رشتے کو برقرار رکھتے ہوئے ازدواجی رشتے کا انقطاع سامنے آتی ہے اس کے ساتھ عدت، نفقۂ عدت اور مہر وغیرہ مسائل کا تعلق ہے جن کی تفصیل قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ کتاب الطلاق میں امام بخاری نے ان مباحث کو احادیث کی صورت میں ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اختلافی آراء کی طرف اشارہ کیا ہے ان اشارات کو شارحین نے تصریحات کا جامہ پہنا کر اس امت کو رہنمائی کے لئے پیش کیا ہے اگر ان امور پر عمل کیا جائے تو حالت وصل اور فراق دونوں میں انسان کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

نتائج

- شریعت محمدی کے مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ ہر عصر اور زمانے سے وابستہ مسائل کا حل اس میں موجود ہے یہ ختم نبوت کا زندہ و تابندہ ثبوت ہے۔
- طلاق تمام جائز کاموں میں اللہ تعالیٰ کو نہایت مبغوض ترین اور ناپسندیدہ عمل ہے لیکن معاشرتی بگڑاؤ کو دور کرنے اور زوجین کی عصمت اور عزت محفوظ کرنے کا آخری حل بھی ہے۔
- کتاب الطلاق جس کے ضمن میں امام بخاری نے بہت سارے احادیث ذکر کئے ہیں ان کی تشریح ایک اہم ضرورت ہے۔ بہت سے محدثین اور شارحین نے اس پر کام کیا ہے لیکن "غنیۃ القاری شرح الصحیح للبخاری" جو کہ شیخ عبدالخالق الباجوڑیؒ کا مخطوط ہے، کا اس حوالے سے کام تمام شروحات سے مستغنی کرتا ہے لہذا اگر اس مخطوط کو پبلش کیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا۔

Refrences

[1]Al-Sarakhsi, Muhammad bin Ahmad bin Abi Sahl Shams al-A'immah al-Sarakhsi (d. 483H), Al-Mabsut, Publisher: Dar al-Ma'rifah – Beirut, Edition: without

[2] Al-Sarakhsi, Al-Mabsut, Vol. 6, p. 2

[3] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[4] Al-Marghinani, Ali bin Abi Bakr bin Abdul Jalil al-Farghani al-Marghinani, Abu al-Hasan Burhan al-Din (d. 593H), Edited by Talal Yusuf, Al-Hidayah, Kitab al-Talaq, Publisher: Dar Ihya al-Turath al-Arabi - Beirut, Lebanon, Vol. 2, p. 373

[5] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[6] Surah al-Talaq: 01

[7] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[8] Umar Rida Kahhala, Mu'jam al-Mu'allifin, Maktabah al-Muthanna, Beirut 1431H, Vol. 7, p. 24

[9] Al-Asqalani, Abu al-Fadl Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ahmad bin Hajar (d. 852H), Edited by Dr. Asim bin Abdullah al-Qaryuti, Ta'rif Ahl al-Taqdis bi Maratib al-Mawsufin bi al-Tadlis, Publisher: Maktabah al-Manar - Amman, First Edition, 1403/1983, Vol. 1, p. 43

[10] Ibn Abdul Barr, Abu Umar Yusuf bin Abdullah bin Muhammad bin Abdul Barr bin Asim al-Namiri al-Qurtubi (d. 463H), Al-Isti'ab fi Ma'rifat al-Ashab, Publisher: Dar al-Jabal, Beirut, 1412H, Vol. 1, p. 111

[11] Al-Bayhaqi, Ahmad bin al-Husayn bin Ali bin Musa Abu Bakr al-Bayhaqi, Sunan al-Bayhaqi al-Kubra, Publisher: Maktabah Dar al-Baz Makkah al-Mukarramah, 1414/1994, Vol. 7, p. 363, Hadith No: 14930

[12] Al-Isti'ab fi Ma'rifat al-Ashab, Vol. 3, p. 950

[13]Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[14] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[15]Al-Asqalani, Abu al-Fadl Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ahmad bin Hajar al-Asqalani (d. 852H), Tahdhib al-Tahdhib, Publisher: Matba'at Da'irat al-Ma'arif al-Nizamiyyah, India, First Edition, 1326H, Vol. 1, p. 375

[16] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[17] Ibn al-Athir, Abu al-Hasan Ali bin Abi al-Karam Muhammad bin Muhammad bin Abdul Karim bin Abdul Wahid al-Shaybani al-Jazari, Izz al-Din ibn al-Athir (d. 630H), Usd al-Ghabah, Publisher: Dar al-Fikr, Beirut, Year of Publication: 1409H/1989, Vol. 2, p. 257

[18] Abu Muhammad Mahmud bin Ahmad bin Musa bin Ahmad bin Husayn al-Ghitabi al-Hanafi Badr al-Din al-'Ayni (d. 855H), Al-'Ayni, Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari, Publisher: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, Vol. 20, p. 239

[19] Tahdhib al-Asma' wa al-Lughat, Edited, Corrected, Annotated and Compared by: Shirkah al-Ulama with the Assistance of the Administration of Al-Manariyyah Printing, Requested from: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut - Lebanon, Vol. 1, p. 165

[20] Al-'Ayni, Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari, Vol. 20, p. 239

[21] Al-'Ayni, Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari, Vol. 20, p. 239

[22] Al-'Ayni, Umdat al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari, Vol. 20, p. 240

[23] Al-Baqarah: 230

[24]Al-Baqarah: 240

[25] Al-Ma'idah: 68

[26] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[27] Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd bin Mani' al-Hashimi al-Wala, al-Basri, al-Baghdadi known as Ibn Sa'd (d. 230H), Edited by Muhammad Abdul Qadir 'Ata, Al-Tabaqat al-Kubra, Publisher: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah - Beirut, First Edition, 1410H/1990, Vol. 4, p. 365

[28] Siyar A'lam al-Nubala, Publisher: Mu'assasat al-Risalah, Third Edition, 1405H/1985, Vol. 7, p. 69

[29] Al-Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol. 4, p. 520

[30] Al-Nawawi, Tahdhib al-Asma' wa al-Lughat, Vol. 2, p. 412

[31] Muslim bin al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Naysaburi (d. 261H), Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bi Naql al-'Adl 'an al-'Adl ila Rasul Allah ﷺ, Publisher: Dar Ihya al-Turath al-Arabi - Beirut, Vol. 2, p. 1099, Hadith No: 16

[32] Al-Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol. 15, p. 28

[33] Taqrib al-Tahdhib, Publisher: Dar al-Rashid - Syria, First Edition, 1406, p. 250

[34] Al-Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol. 14, p. 125

[35] Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)

[36] Al-Zarkali, Khairuddin bin Mahmoud bin Muhammad bin Ali bin Faris, Al-Zarkali al-Dimashqi (d. 1396H), Al-A'lam, Publisher: Dar al-Ilm lil-Malayin, Fifteenth Edition - May 2002, Vol. 1, p. 46

[37] Al-Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol. 11, p. 177

[38] Ibn Khallikan, Abu al-Abbas Shams al-Din Ahmad bin Muhammad bin Ibrahim bin Abi Bakr Ibn Khallikan al-Barmaki al-Irbili (d. 681H), Wafayat al-A'yan, Edited by Ihsan Abbas, Publisher: Dar Sader - Beirut, Vol. 1, p. 26

[39] Al-A'lam by Al-Zarkali, Vol. 4, p. 97

[40] Shaykh Abd al-Khaliq, d. 1402H, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Talaq (Manuscript)